بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

یوم سہ شنبہ

۸ شعبان ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۱۵ ہجرت ۱۳۳۰ھش | ۱۵ مئی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۱۳

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

”میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور یعقوبؑ اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔“ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴-۲۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ مئی (بذریعہ تار) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو روزانہ بعد دوپہر ہلکا ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص دعائیں فرمائیں۔

واشنگٹن ۱۴ مئی۔ کمیونسٹوں کے بھرپور پیدل حملوں کی روک تھام کیلئے آئندہ دو ماہ کے اندر اندر امریکہ کوریا میں بعض نہایت ہی ہلاکت خیز ہتھیار استعمال کرنیوالا ہے جن میں بجلی سے چلنے والی مشین گنیں، ٹینک، اور بیلی کا پٹر اور نہایت ہلکی رائفلیں شامل ہیں۔

شیخ عبداللہ کی نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے خلاف ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے طول و عرض میں احتجاجی جلسے

سرینگر ۱۴ مئی۔ آج ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے طول و عرض میں ڈوگرہ راج کے سربراہ شیخ عبداللہ کے مجوزہ نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے طلب کرنے کے خلاف احتجاجی جلسے منعقد ہوئے۔ یہ جلسے آل جموں و کشمیر کسان مزدور کانفرنس کے زیر اہتمام کانفرنس کے آئین کی پانچویں سالگرہ کے موقعہ پر منعقد کئے گئے۔ ہر جلسے کے افتتاح کے موقعہ پر کانفرنس اور کشمیر کے دو مسلم لیڈروں مسٹر عبدالسلام یاتو اور مسٹر پریم ناتھ بزاز کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ جن میں کشمیری عوام سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ نام نہاد اسمبلی کا بائیکاٹ کر کے اس ڈھونگ کی قلعی کھول کر رکھ دیں۔ پیغامات میں کہا گیا تھا کہ مسئلہ کشمیر کا صرف ایک ہی حل ہے اور وہ ہے آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب۔ عالمگیر جمہوریت کشمیری عوام کی پشت پر ہے اور آخری فتح انہی کی ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت خواہ وہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو آزادی کے پرستاروں کو غلام نہیں بنا سکتی۔ ان پیغامات میں کشمیری عوام کی پامردی کو بھی سراہا گیا ہے کہ انہوں نے غاصبانہ اور استبدادی طاقت کے ہر ممکن ہتھکنڈے کو ناکام بنایا اور اپنی جدوجہد آزادی کو برقرار رکھا ہے۔

نزدیک و دور سے

کراچی ۱۴ مئی۔ حکومت پاکستان نے انتظام کیا ہے کہ یکم جون سے تمام ریاستوں اور صوبوں کو کھانڈ کا پورا کوٹہ بحال کیا جائے۔

حیدرآباد ۱۴ مئی۔ حکومت سندھ نے ۸۰ ہزار کے صرف سے سکھر اور حیدرآباد کے مقامات پر تپ دق کے دو شفاخانے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پشاور ۱۴ مئی۔ آج چراٹ کے مقام پر پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل ایوب خاں نے بکتر بند دستوں کے لڑکوں کی سلامی لی۔ اب یہ طلبہ پاکستانی بکتر بند اداروں میں بطور رنگروٹ بھرتی کئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۴ مئی۔ آل انڈیا کانگرس کے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے ڈیموکریٹک فرنٹ کے داعی مسٹر کرپلانی کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ گذشتہ صدارتی انتخاب کی بدعنوانیوں کی تحقیق کرائی جائے۔

نیویارک ۱۴ مئی۔ نیویارک ”ٹائمز“ نے ہندوستانی پارلیمنٹ کی اس حرکت پر سخت نکتہ چینی کی ہے کہ اس نے آزادی صحافت اور آزادی تقریر پر پابندی عائد کر دی ہے۔

لاہور ۱۴ مئی۔ آج وزیر زراعت پنجاب صوفی عبدالحمید نے لاہور سنٹرل کوآپریٹو سٹور کا معائنہ کیا اس کے نظم و نسق پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا کہ سٹور نے بلیک مارکیٹنگ کو روکنے میں کافی مدد کی ہے۔

لائلپور ۱۴ مئی۔ امید کی جاتی ہے کہ میاں محمد ممتاز خاں دولتانہ ۳۱ مئی کو یہاں منعقد ہونے والی ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

سڈنی ۱۴ مئی۔ ۶۰۰۰ گودیوں کے کارکنوں نے آج اپنی ہڑتال ختم کر دی۔ اب یہ ہڑتال صرف ایک ماہ میں ایک دن کی صورت میں جاری رہے گی۔

پنجاب میں ٹڈیوں کی آفت

لاہور ۱۴ مئی۔ آج ایک انٹرویو کے دوران میں آنریبل سید علی حسین شاہ گردیزی وزیر ترقیات نے کہا کہ پاکستان کے ... صحراؤں میں جن میں ڈیرہ غازی خاں اور جزوی طور پر بہاولپور، خیرپور، لسبیلہ اور مکران کی ریاستوں کی سرحدی لائنیں بھی شامل ہیں۔ ٹڈیوں کی نشوونما پر قابو پانے کے سلسلہ میں عدم توجہی کے باعث پنجاب میں ٹڈیوں کی آفت بڑھ گئی ہے۔ آپ نے کہا صورت حال اسقدر سنگین ہو گئی ہے کہ اگر اس کا اس مرحلہ پر باقاعدہ اور فوری طور پر علاج نہ کیا گیا تو اس بات کا احتمال ہے کہ اس مصیبت سے ہماری خریف کی فصلوں شدید نقصان سے قومی معیشت پر نہایت برا اثر پڑے گا۔ آپ کی رائے میں ٹڈیوں کے خلاف انسدادی تدابیر کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام مغربی پاکستان کے لئے اعلےٰ اختیارات والی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو روک تھام کے بارے میں فنی اور انتظامیہ امور کے فیصلے کرنے کی مجاز ہو۔

ڈپٹی اسپیکر

لاہور ۱۴ مئی۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے متفقہ طور پر ایوان کی ڈپٹی اسپیکر شپ کے لئے ایک اقلیتی رکن اسمبلی مسٹر چندو لال سندر داس کو امیدوار نامزد کیا ہے۔

سلامتی کونسل کی رکنیت کیلئے پاکستان کے امکانات زیادہ ہیں

ظفر اللہ خان

کراچی ۱۴ مئی۔ آج بعد دوپہر پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ سلامتی کونسل کی رکنیت کے لئے پاکستان کے امکانات زیادہ ہیں کیونکہ وہ دولت مشترکہ کا رکن ہے۔ اور میرے خیال میں دولت مشترکہ کا کوئی اور رکن انتخاب نہیں لڑے گا۔

مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حالات نہ ہی سازگار ہیں اور نہ فی الحال تصفیہ ہی کی کوئی صورت ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ نئے نمائندہ کشمیر دونوں ملکوں کے اختلافات کو ختم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہندوستان کونسل کی اس قرارداد کے مطابق ثالثی پر رضامند نہ ہوا اور اس کی ہٹ دھرمی قائم رہی تو کونسل کو پھر کوئی نہ کوئی فیصلہ دینا ہی پڑے گا۔

آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کونسل کی موجودہ قرارداد کا رد کر دینا کونسل کی اتھارٹی کو براہ راست چیلنج ہے۔ آپ نے کہا نام نہاد اسمبلی کے سوال پر ہندوستان کا یہ کہنا کہ وہ ریاست کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دے سکتا غلط ہے۔ حالانکہ تقسیم کے بعد متعدد امور میں اس نے مداخلت کی۔ حالانکہ اس امر پر دونوں ملک اتفاق کر چکے ہیں کہ دونوں کوئی ایسی کارروائی نہ کریں گے جو کشمیر کے معاملہ کو سلجھانے میں رکاوٹ پیدا کرے۔

ایران کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ایران کے تیل کی صنعت کو قومی ملکیت بنانے کے معاملے میں ایران سے پاکستان کی حکومت اور عوام کو دلی ہمدردی ہے۔ آپ نے کہا ایران میں حالات تشویشناک اور نازک ہیں اور کسی وقت بھی نتائج بھیانک ہو سکتے ہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا میرا خیال ہے کہ تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے لئے مطالبہ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر آزاد اور خود مختار ملک کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جس صنعت کو جب چاہے قومی ملکیت قرار دیدے۔

افغانستان سے احتجاج

کراچی ۱۴ مئی۔ اس مہینے میں چوتھی بار حکومت پاکستان نے پرزور الفاظ سے افغانی لشکریوں اور عوام کے سرحدی حملوں کے خلاف احتجاج کیا۔ یہ چوتھا حملہ جمعرات کو ہوا۔ جس میں ۱۵۰ سے زائد افغانی عسکریوں اور قبائلیوں نے حصہ لیا۔ یہ حملہ بھی گذشتہ کی طرح پسپا کر دیا گیا اور حملہ آور منہ توڑ جوابی حملے کی تاب نہ لا سکے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی علالت

قادیان سے امیر صاحب مقامی کی تار موصول ہوئی ہے کہ محترمی بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کو بائیں جانب پلوریسی کا حملہ ہوا ہے محترمی بھائی صاحب جو پرانے صحابی اور اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں پہلے سے بیمار اور کمزور تھے۔ احباب ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲ مئی ۵۱ء

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب کے متعلق

قادیان سے اطلاع

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کو کل ہی نمایاں افاقہ ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اب بخار نہیں گہرے سانس سے بھی ٹیس نہیں پڑتی صرف حرکت سے درد ہوتی ہے لیکن بہت کم۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار ملک صلاح الدین دار المسیح قادیان

دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی عمارت شروع ہو گئی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی جدید عمارت کا کام آج مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۵۱ء بروز جمعرات شروع کر دیا گیا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو بخیر و خوبی انجام تک پہنچائے اور سلسلہ کے لئے موجب برکت و رحمت کرے اور اس عمارت میں کام کرنے والوں کو اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۰ مئی ۵۱ء

تحریک دعا و صدقہ برائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب جماعت اوکاڑہ نے ایک بکرا ذبح کر کے بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کیا تا اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ انشاء اللہ جلد ایک اور بکرا بھی ذبح کیا جائے گا

شیخ عبد الحکیم سیکرٹری تبلیغ اوکاڑہ

جامعہ احمدیہ کا سالانہ امتحان بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے آج انشاء اللہ (۱۵ مئی) ۲ بجے تک ختم ہو جائے گا۔ یہ آخری پیپر اردو کا ہے۔ احباب کرام اس میں بھی تمام طلباء کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار محمد صدیق واقف زندگی

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

یوں تقسیم کر کے ان کی طاقت کو کمزور کر دیا جائے۔ ایک طرف تو وہ حافظ صاحب کے پردہ میں شیعوں کے اپنے تئیں خیر خواہ جتانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ تو دوسری طرف سنیوں کو بھڑکا کر شیعوں کے خلاف محاذ قائم کرواتے رہے ہیں۔ حافظ صاحب کو گانٹھنے کے لئے انہوں نے "تحفظ ختم نبوت" کے سٹنٹ سے کام لیا۔ اور "مرزائیوں" کے خلاف جدوجہد کو بہانہ بنا کر نہ صرف حافظ صاحب کو دھوکا دیا۔ بلکہ بہت سے دوسرے سنجیدہ علماء کو بھی بھڑکایا

حافظ صاحب بذات خود ایک نہایت شریف

رہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ ہماری مندرجہ بالا باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔ اور جداگانہ نیابت کی جدوجہد کو اول تو سرے سے ختم کر دیں گے۔ ورنہ کم سے کم اس کو ایسا رنگ ضرور دیں گے جو شیعہ سنی سوال کو ختم کرنے والا ہو۔ نہ کہ ہوا دینے والا جیسا کہ ہم نے اوپر ثابت کیا ہے۔ ہماری دانست میں یہ سوال نہ تو شیعوں نے پیدا کیا ہے اور نہ سنیوں نے بلکہ یہ سوال بزور پیدا کیا گیا ہے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری احراری لیڈروں اور مودودی صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ یا ان حنفی اور اہلحدیث علماء پر جو یہاں اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر فرقہ وارانہ انداز میں ایک فرقہ کی فقہ کے مطابق اسلامی حکومت قائم کرنا

اس لئے ہم روزنامہ "نوائے پاکستان" اور روزنامہ "زمیندار" کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ واقعی آپ کا یہ کہنا درست ہے کہ مولانا مفتی سید محمد احمد صاحب سونی پتی کے صدارتی خطبہ میں بعض باتیں نہایت قابل اعتراض ہیں۔ اور سنی شیعہ سوال کو ہوا دینے والی ہیں۔ مگر اس کا علاج یہ نہیں ہے۔ کہ ہم صرف اس کے خلاف احتجاج کر دیں۔ بلکہ ہمیں اس سے آگے جا کر اس جڑ کو اکھاڑنا ہوگا۔ جس پر فرقہ وارانہ افتراق کے زہریلے درخت کی پرورش کی جا رہی ہے۔ اور جس کی آبیاری احراری اور مودودی صاحب فرما رہے ہیں

ہم اگرچہ اہل سنت والجماعت کی فقہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر ہم پاکستان میں کوئی ایسی حکومت نہیں چاہتے۔ جس میں کسی خاص فرقہ کی فقہ کو ترجیح دی جائے گی۔ پاکستان کی حکومت اسلام کے ایسے وسیع اصولوں پر ہونی چاہیئے۔ جس میں ہر فرقہ کو اپنے اعتقادات پر قائم رہنے اور ان کی تبلیغ کی پوری پوری آزادی ہو۔ اور محض عقائد کے اختلافات پر کسی فرقہ کے کم یا زیادہ یا جداگانہ حقوق نہیں ہونے چاہئیں۔ ایسے حقوق میں مسلم اور غیر مسلم اسلامی فرقوں کا کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیئے۔ یہی سیاسی اصول ہے۔ جس سے پاکستان کا قیام ممکن ہوا ہے۔ اور یہی اصول ہے جس پر پاکستان کا استحکام منحصر ہے۔ اور یہی اصول ہے جس سے پاکستان کی وحدت اور سالمیت قائم رہ سکتی ہے اور یہی اصول ہے جس سے پاکستان اور دیگر تمام اسلامی کہلانے والے ممالک کا اتحاد اور استحکام وابستہ ہے۔

ہم ہیں دیوانے تو دیوانے سہی

ہم ہیں دیوانے تو دیوانے سہی — تم زمانے بھر کے فرزانے سہی

ہوتے باہم ہی یگانے کاش تم — ہم ہیں بیگانے تو بیگانے سہی

تو ہی لے لے شیخ یہ سارا حرم — اپنے حصہ میں صنم خانے سہی

آنسوؤں کی گر نہیں مالا تو کیا؟! — سبحہ میں الماس کے دانے سہی

اب بھی کرتا ہے وہ بندوں سے کلام — شیخ کے نزدیک افسانے سہی

ہوں مبارک تم کو شہر و بام و در — اور ہمیں ربوہ کے ویرانے سہی

ہے بہت جام تہی تشنگی کو
غیر کے لبریز پیمانے سہی

دانشمندی [illegible] جیسے وزراء انہوں نے [illegible] یوم دو تقریریں "ختم نبوت" کے مسئلہ پر [illegible] جن کا لہجہ نہایت شریفانہ اور قابل تعریف تھا۔ اور احراریوں سے بالکل متضاد تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ احراریوں کے اثر سے نکل چکے ہیں۔ اختلافات کی بنا پر کسی فرقہ کے اعتقادات پر شریفانہ لہجہ میں تنقید کرنا برا نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے خیال میں نہایت ضروری ہے۔ ورنہ ترقی رک جاتی ہے۔ اس لئے حافظ صاحب کی احمدیت پر تنقید ہمارے نزدیک قابل تعریف ہے

الغرض اب جیسا کہ معلوم ہوتا ہے حافظ کفایت حسین صاحب احراریوں کے اثر میں نہیں

چاہتے ہیں۔ کیونکہ اسلامی حکومت کے رشید اور سنی تصور میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک [illegible] پہلو کو نظر انداز کرنا درست نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام جھگڑے کراچی میں "اسلامی مملکت [illegible] دی اصول" گھڑے ہیں۔ انہی میں [illegible] یاد رکھو [illegible] اسلامی [illegible] امتیاز حافظ کفایت حسین صاحب کو [illegible] دھوکا دے کر رکھا گیا ہے۔ کہ یہ "مرزائیوں" [illegible] ہے۔ مگر [illegible] جانتے ہیں کہ یہ ہتھیار اسی طرح شیعوں اور دوسرے فرقوں کے خلاف بھی [illegible] استعمال کیا جا سکتا ہے اور یقیناً کیا جائے گا۔

شکریہ احباب

میرے پوتے عزیز ممتاز ظفر اللہ خان مرحوم کی وفات پر [illegible] کثرت سے ہمدردی اور تعزیت کے خطوط اور پیغامات دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے مجھے اور عزیز اعجاز ظفر اللہ خان کو آئے ہیں کہ فرداً فرداً ہر ایک کا جواب دینا قریباً ناممکن ہے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام دیگر عزیزوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور معروض ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز اعجاز ظفر اللہ خان کو نیک لمبی عمر والی اور صحت والی اولاد عطا فرمائے جو ہمارے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

خاکسار اسد اللہ خان بیرسٹر لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے

کہ الفضل خرید کر خود پڑھے

روزنامہ الفضل لاہور
۱۵ مئی ۱۹۵۱ء

فتنے کی دبی ہوئی چنگاریوں کو کون ہوا دے رہا ہے

بعض اخبارات نے مثلاً روزنامہ "نوائے پاکستان" روزنامہ "زمیندار" نے مولانا مفتی سید محمد احمد صاحب سونی پتی کے خطبۂ صدارت پر جو انہوں نے "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ" کے راولپنڈی والے گزشتہ جلسہ میں پڑھا اعتراض کیا ہے کہ اس خطبہ میں بعض ایسی باتیں کہی گئی ہیں۔ جو شیعہ سنی افتراق کی خلیج کو وسیع تر کرنے والی ہیں۔ چنانچہ "نوائے پاکستان" لکھتا ہے۔

"ہفت روزہ" رضاکار" لاہور کی اشاعت ۸ مئی میں مولانا مفتی سید محمد احمد سونی پتی کا خطبہ صدارت شائع ہوا ہے۔ جس میں سنیوں پر بعض ایسے الزامات لگائے گئے ہیں کہ جو انتہائی اشتعال انگیز ہیں۔ مثلاً مولانا نے اپنے خطبۂ صدارت میں فرمایا کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے دوران میں شیعہ سنی سوال پیدا کیا گیا اور اس میں شیعہ امیدوار کو ناکام بنانے کی کوشش کی گئی جھنگ کے ضلع میں مولویوں نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ شیعوں کے ساتھ اکل و شرب حرام ہے۔

اس کے بعد نوائے پاکستان لکھتا ہے۔

ایک ذمہ وار عالم کا اپنی زبان سے ایسے غیر ذمہ وارانہ الفاظ نکالنا جن کا کوئی ثبوت موجود نہیں انتہائی شرمناک فعل ہے .... ہم حکومت پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں اور اخباروں کے خلاف شدید کارروائی کرے جو اخبارات اور مولوی اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ مسلمانوں کے دو فرقوں میں فساد کرانے کی ناپاک اور اشتعال انگیز کارروائیوں میں مصروف ہیں"

(نوائے پاکستان ۱۴ مئی ۱۹۵۱ء)

روزنامہ "زمیندار" نے بھی اپنی اشاعت ۱۴ مئی ۱۹۵۱ء میں ایک شذرہ "فتنہ خوابیدہ" کے عنوان سے تقریباً اسی مضمون کا شائع کیا ہے۔ مزید لکھا ہے کہ

"مفتی صاحب نے اہل التشیع کے لئے جداگانہ نیابت کی تجویز پیش کر کے اپنا موقف بہت کمزور بنا لیا ہے۔ آج سے چار سال پہلے مسلم لیگ کی تحریک پاکستان نے شیعہ سنی سوال کو بڑی مشکل سے ختم کیا تھا لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض

غرض مند عناصر اس فتنہ کی دبی ہوئی چنگاریوں کو از سر نو ہوا دینا چاہتے ہیں"

ہم اس سے پہلے "الفضل" میں لکھ چکے ہیں کہ پاکستان میں کسی قسم کا فرقہ وارانہ سوال پیدا کرنا پاکستان کی بنیاد پر کلہاڑی رکھنے کے مترادف ہے۔ پاکستان تمام فرقوں کے اتحاد کی وجہ سے معرض وجود میں آیا ہے۔ اور اس کا قیام و استحکام تمام فرقوں کے اتحاد ہی سے وابستہ ہے۔ یہی نہیں بلکہ ہم نے "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ" ایسے اداروں کی بھی مذمت کی ہے۔ اور صاف لفظوں میں عرض کیا ہے کہ شیعوں کے ایک گروہ کا شیعوں کو پاکستان میں اقلیت قرار دلوانے اور اس بناء پر جداگانہ حقوق طلب کرنا فرقہ وارانہ فتنہ کو ہوا دیتا ہے۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو ایسی ذہنیت کا قلع قمع کرنا ہر پاکستانی کا فرض ہے۔ پاکستان تمام فرقوں کی یکساں قربانیوں سے حاصل ہوا ہے۔ اس لئے ہر فرقہ کو اس میں یکساں حقوق حاصل ہیں۔ اور جو عناصر ایسے فرقہ وارانہ سوالات پیدا کر رہے ہیں۔ وہ در اصل پاکستان کے شدید ترین دشمن ہیں۔ ایسے عناصر کے وجود سے پاکستان کی سرزمین کو پاک و صاف ہونا چاہیئے۔

ہم نے شیعوں کو یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ ایسے افتراق انگیز خیالات کو پرورش نہ کریں۔ اور خود اپنے آپ کو اقلیت نہ بتائیں۔ کیونکہ جیسا کہ روزنامہ "نوائے پاکستان" نے کہا ہے اگر شیعوں نے اس امر پر زور دیا اور اپنے اس خطرناک مدعا میں کامیاب ہو بھی جائیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے فرقے بھی اپنے اپنے جداگانہ حقوق کا مطالبہ کریں گے۔ اور اس طرح پاکستان کی وحدت اور سالمیت ایک خواب پریشاں ہو کر رہ جائے گی۔

یہ سو فیصدی بات درست ہے۔ اور ہم پھر اس کا اعادہ کرتے ہیں۔ اور شیعہ احباب کو اس خطرناک راستہ پر چلنے سے باز رہنے کی التماس کرتے ہیں۔ ان کو احساس کمتری پر قابو پا کر ایسی جدوجہد سے ہاتھ اٹھا لینا چاہیئے۔ اور اپنی جدوجہد صرف پاکستان کی تعمیر میں صرف کرنی چاہیئے۔ مگر اس کے باوجود ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس میں تمام قصور شیعوں کا یا شیعوں کی کسی ایک جماعت کا نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سوال نہ تو شیعوں نے پیدا کیا ہے۔ اور نہ ہمارے یقین میں سنیوں نے ہی پیدا کیا ہے۔ بلکہ شرپسند عناصر نے پیدا کیا ہے۔ اور شیعوں کا اگر کچھ قصور ہے تو اتنا ہے کہ وہ ان شرپسند عناصر کی ریشہ دوانیوں کے شکار ہو گئے ہیں

یہ عناصر پاکستان میں عمداً فرقہ وارانہ سوال پیدا کر رہے ہیں۔ اور اس کا پتہ لگانا ان کے شنیع عزائم اور مقاصد کو سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ یہ عناصر وہی ہیں جو تقسیم سے پہلے پاکستان کے دشمن تھے۔ اور اب بھی ویسے ہی دشمن ہیں۔

ہمارا یہ خیال کہ شیعوں کا صرف اتنا ہی قصور ہے کہ وہ ان عناصر کی فریب کاریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ خود سہ روزہ انیس لاہور کے مقالہ افتتاحیہ سے ثابت ہوتا ہے۔ جس کا ایک اقتباس ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں شائع کیا تھا۔ جس میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ پاکستان میں کسی قسم کا فرقہ وارانہ امتیاز نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ہر فرقہ کو آزادی سے اپنے اپنے اعتقادات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی آزادی ہونی چاہیئے۔

سہ روزہ "انیس" کو یہ شکایت تھی کہ ایسا نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ شیعوں کو یہ احساس کہ جیسا ہونا چاہیئے۔ ویسا نہیں ہے۔ کس چیز نے دلایا ہے۔ اس کے اسباب دو گونہ ہیں۔ اول احراریوں اور ان کے ہمجولیوں نے نہ صرف تحریروں سے بلکہ عملاً شیعہ سنی سوال پیدا کرنے کی کوشش کی۔ نارووال میں جو شیعہ سنی تصادم ہوا شیعوں کے دونوں فریقوں نے اس کی ذمہ واری احراری شرپسندوں کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ "درنجف" جو شیعوں کا ایک مقتدر ہفت روزہ سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں واضح ترین الفاظ میں اس حقیقت کا انکشاف کیا گیا ہے۔ پھر مسلم لیگ کے زعمائے نے جو اس وقت بیان دیا تھا اس میں بھی تمام ذمہ واری احراریوں پر ہی ڈالی تھی پھر کئی ایک اخبارات مثلاً "دعوت" لاہور "آزاد" لاہور اور "اعلان" لائلپور "المحدیث" اور "الاعتصام" وغیرہ جو براہ راست احراریوں کے زیر اثر ہیں ہمیشہ شیعہ سنی۔ حنفی وہابی۔ احمدی غیر احمدی سوال پیدا کرتے رہتے ہیں۔ "درنجف" مورخہ ۸ مئی ۱۹۵۱ء سے ذیل کا تازہ حوالہ ملاحظہ ہو۔

"مسلمانوں کا دامن بھی اس داغ تفریق سے منزہ نہیں۔ لیکن مظاہرہ میں دوسری اقوام سے مسلمانوں کا درجہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ اگرچہ تفریق کی تفصیلات طویل ہیں مثلاً مقلد غیر مقلد۔ حنفی۔ شافعی۔ شیعہ۔ سنی وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن شیعہ سنی تفریق مسلمانوں میں شان خصوصی کی حامل ہے ..... ہمارے سامنے چند ایک پاکستانی اخبار نویس اور ان کے معزز نامہ نگار حضرات کا وہی خطرناک اقدام ہے۔ جو زمانہ ماضی کی یاد کو تازہ کر رہا ہے۔ اور اس کے سدباب میں ہم نے ہر امکانی کوشش کی ... معلوم ہوتا ہے کہ چند ایک مشکلات اس باب فتن کے مسدود کرنے میں مانع و حائل ہیں ..... پہلی مشکل یعنی اقتصادی بدحالی۔ یہ تو کسی کے بس کا روگ نہیں۔ اکثر حضرات تحریر و تقریر کے ذریعہ عوام کے جذبات کو مشتعل کر کے اپنی اپنی روزی کما رہے ہیں حالانکہ "مانگ کھانے کے ہیں ہزار طریق"۔ دوسری مشکل جو کسی فریق کی شرافت کو اس کی کمزوری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایک عام فطری شے ہے۔ لیکن خاندانی و نسبی شرافت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے کہ مفروضہ کمزور کی مفاظت کی جائے۔

تیسری مشکل عوام کے غلط تخیل کو ابھار کر فتنہ انگیزی کا ارتکاب قوم و ملک کی خدمت نہیں بلکہ تباہی ہے۔

سردست ہم ایک مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے چند صحیفہ نگاران عمداً و جبراً شیعہ کے خلاف زہر اگل رہے ہیں .... مزید لطف یہ کہ شیعہ کی خاموشی اور حکومت کی نرم پالیسی کو اپنے زعم میں فتح و نصرت پر محمول کیا جاتا ہے۔

یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہوتا رہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر شیعوں کے جوانی قلم جنبش میں آ گئے اور مجبور زبانیں باہر نکل پڑیں۔ تو نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ صمصام خون آشام قبضۂ انسانیت سے نکل کر درندگی اختیار کرے۔ کیا یہ بڑے بڑے نیئے نویسے عالم اسلام کے مقدس و مخلص خیر طلب ایسی افراتفری کا نام "اسلام و پاکستان کی خدمت" "پاکستان کی سربلندی ترقی و آبادی" ہی سمجھیں گے؟" (درنجف ۸ مئی ۱۹۵۱ء)

اس اقتباس سے صاف پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ یہ شرپسند عناصر پاکستان میں فرقہ وارانہ عناصر کو ہوا دینے میں کیا خطرناک پارٹ ادا کر رہے ہیں۔

دوسری چیز جس نے شیعوں کو "جداگانہ نیابت" جیسے فرقہ وارانہ اور خطرناک مطالبہ پر اکسایا ہے وہ مودودی صاحب کی جدوجہد ہے۔ جو وہ پاکستان میں اکثریت کی فقہ کے مطابق اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے کر رہے ہیں اور جو احراری مولویوں اور مودودی صاحب کی راہنمائی میں چند علماء نے "اسلامی سلطنت کے بنیادی اصول" بنائے ہیں۔ ان پر اگرچہ حافظ کفایت حسین جیسے عالم شیعہ کے دستخط بھی موجود ہیں۔ مگر شیعہ بحیثیت مجموعی قطعاً ایسے بنیادی اصولوں کو اسلامی مملکت کے بنیادی اصول ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے کوئی شیعہ بھی حافظ صاحب کی نمائندگی کو تسلیم نہیں کر سکتا

اصل بات یہ ہے کہ حافظ صاحب کو احراریوں نے کچھ مدت فریب دے کر اپنے ساتھ ملائے رکھا ہے جس سے ان کی غرض صرف یہی تھی کہ شیعوں کو دو فرقوں

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۴ پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا طلباء جامعہ احمدیہ سے خطاب

جامعہ احمدیہ احمد نگر کے جلسہ تقسیم اسناد والوداعی دعوت کے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے صدر مجلس تعلیم بوجہ علالت شمولیت نہ فرما سکے۔ آپ نے میری درخواست پر اس موقعہ پر پڑھا جانے کے لئے مندرجہ ذیل مختصر مگر نہایت قیمتی عجالہ رقم فرمایا۔ جسے جلسہ میں خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

عزیزان طلباء جامعہ احمدیہ احمد نگر۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ آپ میں سے بعض عزیزوں نے اس سال مولوی فاضل کے امتحان میں شرکت کے لئے جانا ہے۔ اور بعض نے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے پر سندات وصول کرنی ہیں۔ میں جانے والوں کو اس دعا کے ساتھ رخصت کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ اور سندات لینے والوں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ بہتر کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے۔ اور ہر دو کو عالم باعمل اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

علم کے حصول کے متعلق اسلام کے زریں نظریہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ اس نظریہ کا خلاصہ دو باتوں میں آجاتا ہے:۔

پہلی بات یہ ہے۔ کہ علم ایک غیر محدود چیز ہے۔ اور کسی مرحلہ پر بھی اسے کامل سمجھ کر کاہل اور غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی اصول کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا سکھائی ہے۔ کہ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا۔ یعنی اے میرے خدا میرے علم میں ترقی دیتا چلا جا۔ اگر سید ولد آدم کو اپنے بظاہر معراج کمال کے بعد بھی مزید علمی ترقی کی ضرورت ہے تو میں یا آپ یا کوئی اور انسان اپنے ناقص علم پر تکیہ لگا کر کس طرح بیٹھ سکتا ہے؟ اسے آگے بڑھنا ہوگا ورنہ اس کا علم اس ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح سڑنے لگے گا۔ جس میں کوئی تازہ نہر نہیں گرتی۔ ورنہ وہ آگے حرکت کرنے کا رستہ پاتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ درسگاہوں کا علم تو صرف اس دروازہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو علم کے میدان میں داخل ہونے کا رستہ کھولتا ہے اور اصل میدان اس سے آگے ہے۔ پس خدا کا نام لیتے ہوئے اس میدان میں قدم رکھو۔ اور پھر آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ اور آگے بڑھتے چلے جاؤ۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ علم جو عمل کے بغیر ہے۔ وہ ایک "ایسا جسم ہے جس میں کوئی روح نہیں۔ اس لئے قرآن شریف بے عمل علماء کے متعلق فرماتا ہے۔ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ یعنی بے عمل عالم کی حالت اس گدھے کی طرح ہوتی ہے جس کی پیٹھ پر کتابوں کا بوجھ لاد دیا جائے"۔ بظاہر ایسا گدھا علم کا حامل ہوتا ہے۔ مگر حقیقۃً اسے اس علم سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ یہی علم اس کے لئے ایک بوجھ بن جاتا ہے۔ جس میں اسکی کمر توڑنے کے سوا کوئی اور صلاحیت نہیں ہوتی۔

پس میں اس موقع پر اپنے عزیز نوجوانوں کو یہی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ علم اور حصول علم کے متعلق ان دو بنیادی چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ یعنی **اول** یہ کہ ان کا علم ایک منجمد پتھر نہ ہو۔ بلکہ ایک ترقی کرنے والی جاندار چیز ہو۔ اور **دوسرے** یہ کہ ان کے علم کے مجسمہ میں عمل کی روح ہو۔ اگر وہ ان دو حقیقتوں کو اچھی طرح سمجھ کر ان پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں گے۔ تو میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں گے۔ جہاں آپ خدا سے علم پا کر فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا ...... سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"۔

پس یہ باتیں تو انشاء اللہ ضرور پوری ہونگی اور دنیا کی کوئی طاقت اس اٹل خدائی تقدیر کو بدل نہیں* سکتی۔ مگر کاش کہ یہ باتیں ہم میں اور ہماری اولادوں میں پوری ہوں۔ اور ہم نہ صرف خدائی نشانوں کو پورا ہوتے دیکھیں۔ بلکہ خود خدا تعالےٰ کے زندہ نشان بن جائیں۔ ہم وہ شاداب اور ثمردار درخت ہوں۔ جن کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں۔ اور ان کے نیچے پانی کی نہریں بہتی ہیں۔ اور ان پر خدائے علیم و قدیر کے فضل و رحمت کا دائمی سایہ رہتا ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۳ رمئی ۱۹۵۱ء

قتل مرتد عقل کی روشنی میں

(از مکرم مولوی دوست محمد صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۲)

"اسلام کی اجتماعی حیثیت ختم ہو جانے کے بعد فقہاء کی تاویلات بسا اوقات مضحکہ خیز بن جاتی ہیں۔ اور اسلام کو ہدف اعتراض و تنقید بناتی ہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ارتداد بذاتہٖ خود کوئی جرم نہیں ہے۔ لیکن اگر اس سے جماعت کے اندر انتشار اور تفریق یا حکومت میں فتنہ و فساد کا اندیشہ پیدا ہو جائے۔ تو یقیناً یہ فعل ایک سنگین جرم سمجھا جائے گا۔ لیکن کسی شخص کا صرف عقائد کی رو سے مرتد ہو جانا بالکل مختلف ہے۔ اس بارہ میں اسلام کی تعلیم لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ اور لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ پر مبنی ہے لہٰذا اسلام جہاں دوسری اقوام کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ وہیں کسی کے ذاتی عقائد کے احتساب کو بھی ضروری نہیں سمجھتا"۔ (نظام نو صفحہ ۲۱م)

اب اس بات کا فیصلہ کرنا ہر ہوشمند انسان کے ذمہ ہے۔ کہ قتل مرتد جیسے خلاف از عقل عقیدہ کو اسلام کی طرف منسوب کرنا اور اسکی تشہیر کر کے دامن شریعت کی حرمت کو چاک چاک کر دینا اسلام کی خدمت ہے یا ارتداد کی؟

مضمون ختم کرنے سے پیشتر ایک خاص بات کا ذکر ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت کے علماء کی طرف سے جب کبھی عملی نقطۂ نظر سے اس موضوع پر قلم اٹھایا گیا ہے۔ عوام یہ سمجھتے ہیں کہ دراصل جماعت احمدیہ کو یہ فکر دامنگیر ہے۔ کہ اسے مرتد قرار دے کر قتل کر دیا جائیگا۔ اس لئے اپنے بچاؤ کی خاطر ابھی سے بحثیں جاری کر رکھی ہیں۔ کہ مرتد کا قتل جائز نہیں۔ آخر باقی تمام فرقوں میں بھی باہم فتویٰ بازی کا بازار گرم رہتا ہے۔ مگر ان کی طرف سے اس بحث میں الجھنے کی آج تک ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ معلوم ہوا کہ اصل معاملہ یہی ہے۔

عرض ہے کہ اس میں تو کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلام کی طرف منسوب کئے جانے والے ہزارہا بے ہودہ عقائد کو بے نقاب کرنے اور خصوصاً قتل مرتد کے مسئلہ کی لغویت ثابت کرنے کی توفیق عصر حاضر میں صرف جماعت احمدیہ کو نصیب ہوئی ہے۔ اور وہ اپنی بنیاد کے پہلے دن سے اس وقت تک یہ مسئلہ واضح کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ مگر اس کا موجب اپنی ذات کی حفاظت نہیں بلکہ اس کے پس پردہ دنیا بھر کے ہر اس مسلمان کے جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کا مقدس جذبہ کار فرما ہے۔ جو ابھی تک ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ مقصود ہے۔ کہ صداقت کا ہر گوشہ آشکار ہو جائے۔

اس امر کا ثبوت اپنی طرف سے عرض کرنے کی بجائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک مشہور حدیث سے پیش کرتا ہوں۔ مشکوٰۃ شریف میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ ایک زمانہ آئیگا۔ کہ امت مسلمہ تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ ان فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ سچا مسلمان اور ناجی کہلانے کا مستحق ہوگا اور باقی کے متعلق فرمایا۔ کُلُّھُمْ فِی النَّارِ۔ ہر مسلمان اس پیشگوئی کو موجودہ زمانہ پر چسپاں کرتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی نظر میں اس وقت کے لئے سرکار دو عالم کی عدالت کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ مسلمان فرقہ صرف ایک ہے اور باقی ناری ہونے کی وجہ سے لازماً مرتدین کے زمرہ میں شامل ہیں[1]۔

اب اگر قتل مرتد کے عقیدہ کو آج ہی باطل ثابت نہ کر دیا گیا۔ تو مستقبل میں جس جس اسلامی حکومت کو حضور کے اس فرمان پر غور کرنے کا موقعہ ملے گا۔ تو یا وہ حضورؐ کے فیصلہ کو رد کرنے پر مجبور ہوگی۔ اور یا اس کا فرض ہوگا۔ کہ وہ دنیا کے بہتر مسلمان فرقوں پر ارتداد کی سزا کے اجراء کا فیصلہ کرے۔ آنحضرتؐ کے فیصلہ کی صحت میں تو کسی کو انکار نہ ہو سکے گا۔ اس لئے لازماً اپنے غلط عقیدہ کی بدولت مسلمان مسلمان سے خون کی ہولی کھیلے گا۔ اور یہ دنیا امت مسلمہ کی تڑپتی ہوئی لاشوں کا ایک ایسا خونی ڈرامہ پیش کرے گی۔ جس کو قیامت سے پہلے ختم نہیں کیا جا سکے گا۔ (العیاذ باللہ)

قتل مرتد کے ان خطرناک نتائج کا تصور کیجئے اور پھر بتایئے کہ کیا ہمارا یہ دعویٰ صحیح نہیں۔ کہ قتل مرتد کی تردید ہم اپنے لئے نہیں بلکہ دیگر تمام مسلمانوں کے لئے کرتے ہیں۔ کیا جا سکتا ہے۔ کہ ان فرقوں میں جب آپ بھی شامل ہیں تو

باقی صفحہ پر

حاشیہ [1]: یہ نتیجہ اس لئے اخذ ہوتا ہے۔ کہ دعویٰ اسلام کے ہوتے ہوئے ان کے ناری ہونے اور بہتر ہونے کی صرف یہ وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے عقائد باہمی مختلف ہونے کے علاوہ اس قدر باطل ہوں۔ کہ ان پر نار جہنم واجب کر دینا ضروری ہو۔ اور مسلمان علماء آج ہمارے سامنے بالاتفاق اس عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ کسی فرقہ کے باطل عقائد ظاہری دعویٰ اسلام

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض

دوستاں خود را نثارِ حضرتِ جاناں کنند — در رہِ آں یارِ جانی جان و دل قرباں کنند
آں دلِ خوش باش را کاندر جہاں جوید خوشی — از پئے دینِ محمدؐ کلبۂ احزاں کنند
از تعیش ہا بروں آیند ایں مردانِ حق
خویشتن را از پئے اسلام سرگرداں کنند

(حضرت مسیح موعودؑ)

از مکرم قاضی محمدؐ بشیر صاحب کوروال

قوموں کے معمار۔ دُنیا کے ہادی۔ خدا تعالیٰ کے رسول اور فرستادہ دنیا میں جب بھی آئے انہوں نے لوگوں کے خیالات میں ایک تغیر عظیم پیدا کیا انہوں نے دنیا کے خیالات کی تائید کر کے آگے بڑھنے کی کبھی کوشش نہ کی۔ کہ یہ دنیاوی اور سیاسی لیڈروں کا کام ہوتا ہے۔ جو واہ واہ اور "زندہ باد" کے نعروں کی گونج میں اپنے مقاصد کو حاصل کرتے ہیں۔ خدا کے مرسل ہمیشہ زمانہ کی رَو کے خلاف دریا کے بہاؤ کے خلاف اپنی کشتی کو چلاتے ہیں وہ طوفانوں اور آندھیوں سے ٹکراتے ہیں۔ مگر ان کے عزم اور ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی اور وہ لوگوں کی خواہشات اور ارادوں کے خلاف اپنے مقصد کے حصول میں لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ افکلما جاءکم رسولٌ بما لا تھوی انفسکم۔ کہ انبیاء ہمیشہ ہی زمانہ کی رَو کے خلاف آتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کو دنیا مخالفت کے شور و شر میں دبا دینا چاہتی ہے۔ مگر چونکہ وہ خدا کی آواز ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کی مخالفت ایذا و ستم اور روکوں کے باوجود بلند ہوتی جاتی ہے اور دنیا کی کوششیں حقیر اور بے سود ثابت ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت اور اسلام کے احیاء کے لئے تشریف لائے اور اپنی قوت قدسیہ سے ایک فعال جماعت دنیا میں چھوڑ گئے۔ جس کا کام دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام کو پھیلانا اور وہ ایمان جو ثریا پر جا چکا ہے اسے واپس لانا ہے۔ دنیا کی تشنہ اور پیاسی روحوں کو آب حیات پلانا۔ اور ان بھولی بھٹکی ہوئی روحوں کو آستانۂ الوہیت پر جھکانا ہے۔ جو تمام دنیا کا سرچشمہ ہدایت ہے

میرے بھائیو۔ ہماری جماعت چھوٹی ہے اور ہماری تعداد قلیل۔ ہمارے وسائل محدود ہیں۔ اور دنیا بہت وسیع ہے۔ دشمن ہمیں مٹانا چاہتا ہے۔ وہ اس پودے کو جڑ سے اکھاڑنا چاہتا ہے۔ دشمن اپنی طاقت سے ہمیں نابود کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہر جائز اور ناجائز طریق استعمال کر رہا ہے اس کے وسائل بہت ہیں۔ اور مادی لحاظ سے ہم کمزور ہیں۔ مگر دشمن ہمیں مٹا نہیں سکتا۔ اس کے ارادے کبھی شرمندہ تکمیل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ دشمن ہمیشہ ہمارے مقابلہ میں خائب و خاسر رہے گا۔ اور کاروان احمدیت ان روکنے والوں کی رکاوٹوں کے باوجود اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتا چلا جائیگا دشمن تو ہمیں کبھی مٹا نہیں سکتا۔ ہاں ہماری اپنی غفلت اور سستی ہمیں ضرور کمزور کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء تو یقینی وعدے ساتھ لے کر آتے ہیں اور دنیا کی کوئی طاغوتی طاقت ان وعدوں کی تکمیل میں روک نہیں بن سکتی۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اگر اس نبی کی جماعت نے سستی روی اختیار کر لی اور ان وعدوں کے حصول کی پوری کوشش نہ کی۔ تو خدا تعالیٰ کی فتح کا دن دور ہو جاتا ہے۔ پس آج ان یقینی اور حتمی بشارات کو جن کا وعدہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ دیا گیا۔ قریب سے قریب تر لانا ہمارا کام ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور خدا تعالیٰ کے فرشتے خود بخود آئیں اور لوگوں کو احمدی بنا دیں۔ آسمان اور زمین کی بادشاہتیں ہمارے لئے مہیا کر دیں۔ اور ہم بغیر کوشش اور قربانی و جدوجہد کے ان انعامات کے وارث بن جائیں۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ آسمان سے فرشتے ہمیشہ مومنین کی مدد کرتے ہیں۔ اور آسمانی فوجیں مومنین کے ساتھ اور دوش بدوش کھڑے ہو کر مومنین کی امداد کرتی ہیں۔ مگر یہ تب ہوتا ہے کہ تمام انسانی طاقتیں اور تمام انسانی وسائل اور تمام ممکن کوششیں اور تمام ممکن قربانیاں مومنین کر چکیں۔ اور مومن پکار اٹھیں متٰی نصر اللہ۔ تب ان کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور فرشتوں کی فوجوں کا نزول ہوتا ہے۔ تب دنیا ایک عجیب نظارہ دیکھتی ہے۔ اس وقت نئی دنیا اور نیا آسمان بنایا جاتا ہے۔ دنیا ایک دفعہ پھر خدا تعالیٰ کے جلال کا مشاہدہ کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نام کی عظ... دوبارہ ظاہر ہوتی ہے۔

پس آج دنیا ہمیں نیست و نابود کرنا چاہتی ہے۔ پس کیا ہم دشمنوں کی مخالفت پر سوئے رہیں گے ہمارے لئے ضروری ہے کہ آج جب دشمن ہم پر پھر حملہ آور ہے۔ ہم اپنی پوری کوشش سے میدان میں آئیں اور اپنی تبلیغ کی رفتار کو تیز کر دیں۔ ہم خود آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اور اپنے ساتھیوں کو ساتھ بڑھاتے چلے آئیں۔ دشمن کی بیداری اور منظم مخالفت ہمارے عزم اور رفتار کو تیز کرنے کا موجب ہو۔ دشمن ہم پر حملہ آور ہے آؤ ہم اس کے شر سے محفوظ رہتے ہوئے اسے زک پہنچائیں کہ وہ پھر اٹھ نہ سکے اگر ہم اس مخالفت کے زمانہ میں خاموش رہے۔ تو زمانہ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اور ہم ایک خوفناک جرم کے مرتکب ہوں گے۔ آؤ۔ کہ ہم اس مخالفت کی آندھی کا مقابلہ ایسے طریق سے کریں۔ کہ ہم ایک دفعہ پھر کہہ سکیں ؎

عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اور یہ تبھی ممکن ہے کہ ہم میں سے ہر فرد اس ذمہ داری کو محسوس کرے۔ جو اس کے کندھوں پر ڈالی گئی۔ میرے دوستو! ہم نے احمدیت خود قبول کی احمدیت قبول کرنے میں ہمارا کسی پر احسان نہیں۔ یہ ہمارا احسان اپنے نفوس پر ہے۔ ہم نے خود ایک ذمہ داری قبول کی۔ ہم نے اپنے کو خود خدمت کے لئے پیش کیا۔ لیکن اگر آج ہمارے قدم ڈگمگائے اگر اب ہم نے ثابت قدمی۔ عزم اور استقلال سے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش نہ کی۔ تو یہ ایک بہت بڑی بدقسمتی ہوگی۔ آج اسلام کی زندگی اور احیاء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعلانِ جنگ کر چکے ہیں آپ اس فوج کے سپاہی اور جانباز سپاہی قرار پا چکے فتح و نصرت آپکے قدموں کو چومے گی۔ خدا کے یقینی وعدے پورے ہوں گے۔ اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں بلند ہو گا۔ مگر ضرورت آپ کے ارادوں کی پختگی۔ آپ کے عزم راسخ آپ کے سعی پیہم کی ہے۔ آج ہم میں سے ہر فرد کو دیوانہ وار تبلیغ اسلام میں مشغول ہونا چاہیئے تا ایسا نہ ہو کہ ہم اس خدمت سے محروم کر دیئے جائیں۔ جو اسلام کی خدمت کا آخری موقع ہے۔ آج نیند ہم پر حرام ہے اور سستی زہر قاتل۔ زمانہ خود پکار رہا ہے اور اسلام فریاد کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دریں ہنگام پُر آتش بخوابِ چساں خسپیم
زماں فریاد مے دارد کہ بشتابید نصرت را

میرے دوستو! خدا کا شکر ہے کہ ہم کو ایک جماعت میں شمولیت کا موقع ملا۔ جماعت میں شامل ہونے کے بعد اجتماعی زندگی ہی اصل زندگی ہوتی ہے۔ جزو کو کُل میں فنا ہونا ہی پڑتا ہے۔ جماعت میں شمولیت کے بعد جماعت کے فرائض کو ادا کرنا ہر شخص کا فرض اولین ہے۔ اگر کوئی شخص انفرادیت کو قائم رکھتا ہے اور انفرادی زندگی کو اجتماعی زندگی پر ترجیح دیتا ہے تو وہ شخص اخلاقی لحاظ سے بہت بڑا مجرم ہے اور پھر یہ جماعت تو قائم ہی خدا کے ہاتھوں سے ہوئی۔ نماز اکیلے پڑھی جا سکتی ہے۔ لیکن اعلیٰ نماز وہی ہے۔ جو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ جہاد کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک جماعت کے ساتھ ادا کیا جائے۔ تبلیغ کے لئے بھی ایک نظام کی ضرورت ہے دنیا کے تمام لوگ ایسے نظام سے محروم ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نظام میں منسلک کر دیا۔ اب ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس نظام میں شامل ہونے کے بعد اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ اور تبلیغ ہی وہ اصل چیز ہے۔ جو ہمارے نظام کی روح رواں ہے بس اگر آپ دل سے یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ نظام خدا کا قائم کردہ ہے۔ اور اگر آپ اس یقین اور بصیرت سے بھرے ہوئے ہیں کہ آج احمدیہ جماعت ہی کفر و الحاد کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اور اگر آپ کا اس پر ایمان ہے کہ آج اسلام کی فتح کا جھنڈا احمدیت کے ذریعہ ہی اکناف عالم میں لہرائے گا۔ تو پھر ہمیں احمدیت کی تبلیغ کو دیوانہ وار کرنا ہو گا۔ ورنہ ہم اپنے نظام کو کمزور کرنے کا موجب بنیں گے۔

میرے بھائیو! تبلیغ ایک نظام کے ماتحت ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اگر ایک شخص بھی آپ کی کوشش و ہمت سے خدا تعالیٰ کا عبد بن جاتا ہے۔ تو اس کی اولاد اور اس کی اولاد در اولاد میں سے کئی وجود ہوں گے۔ جو آپ کے لئے رحمت کی دعائیں کریں گے اور آپ کی یہ نیکی موت کے ساتھ ختم نہ ہو جائے گی بلکہ موت کے بعد بھی جاری رہے گی۔ آج دنیا کے مختلف ممالک میں جو تبلیغ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اس کے ثواب میں ہر وہ احمدی شریک ہے جو جماعت احمدیہ میں شامل ہے۔ لیکن جس طرح ہمارے مبلغین دور دراز ممالک میں اسلام اور احمدیت کو پھیلا رہے ہیں۔ اسی طرح ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ماحول اور اپنے دائرہ عمل میں خدا کے پیغام کو لے جائیں کہ یہی ہماری زندگی کا راز ہے۔ تبلیغ ہی وہ ہتھیار ہے۔ جو اس زمانہ کا بہترین ہتھیار ہے۔ تلوار کی حکومت جسم پر ہو سکتی ہے مگر دل پر نہیں۔ مگر تبلیغ وہ ہتھیار ہے۔ جس سے دل مسخر کئے جاتے ہیں۔ اور جس کی حکومت دلوں پر ہو۔ وہی اصل حکومت ہوتی ہے

حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کی سستی اور تغافل ان کے لئے پیغام ہلاکت بنا۔ وہ ان یقینی اور حتمی انعامات کے وصول سے ایک لمبا عرصہ محروم کر دیئے گئے۔ جبکہ انہوں نے حضرت موسےٰ کے احکام پر عمل نہ کیا اور کہدیا۔ اذھب انت و ربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ کہ اے موسےٰ تم اور تمہارا خدا جاؤ۔ اور ان لوگوں سے لڑتے پھرو۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے اپنے امام اور اپنے نبی کے ساتھ مل کر لڑنے والی قوم فتح کے دن کو دور لے گئی۔ اور ایک

(باقی صفحہ ۶ پر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۰۰۲۵۔ میں شیخ بشیر احمد ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن لالہ موسیٰ محلہ نظام پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات حال کارکن دفتر قضاء ربوہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت نقدی مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ مذکورہ بالا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت مبلغ -/۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ آمدنی غیر معین ہے۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ شیخ بشیر احمد بقلم خود لالہ موسیٰ حال کارکن دفتر قضاء ربوہ

گواہ شد:۔ میاں کرم الٰہی ولد میاں فضل الٰہی بقلم خود

گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۰۵۶۶۔ میں حاجی محمد عیسیٰ ولد شہاول صاحب مرحوم ساکن کالیہ ڈاکخانہ بھکل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ۹ گھماؤں زمین زرعی ہے۔ قیمتی -/۴۵۰۰ روپیہ ہوگی۔ اسی طرح موضع اوڑہ ضلع شیخوپورہ میں دو گھماؤں دو کنال تیرہ مرلہ زمین مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ میں رہن لی ہوئی ہے۔ اور ایک مکان قیمتی -/۱۰۰ روپیہ ہے بلحاظ کل جائداد کی قیمت -/۵۶۰۰ بنتی ہے۔ اس کے علاوہ قادیان ضلع گورداسپور میں ایک عدد مکان اور پانچ دوکانیں اور بھینی میں تین کنال زرعی زمین بھی۔ جو اس وقت قبضہ میں نہیں۔ میں موجودہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ بقلم خود محمد عیسیٰ موضع کالیہ ڈاکخانہ بھکل ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ بقلم خود میاں شیر محمد امام الصلوٰۃ کالیہ

گواہ شد عبد الرحمٰن پسر محمد عیسیٰ سیکرٹری مال

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۱۸۱۱۔ میں عبد الرشید بھٹی ولد چوہدری غلام غوث صاحب سکنہ چک ۴۲/۶ ڈاکخانہ گنگاپور ضلع شیخوپورہ حال ڈویژنل اکونٹنٹ حافظ آباد ڈویژن محکمہ نہر لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۱۳۷ روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عبد الرشید بھٹی۔

گواہ شد مولوی عبید اللہ محلہ اسلام پورہ لائلپور بقلم خود

گواہ شد:۔ احمد دین زرگر سیکرٹری وصایا بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔ میں مقبول احمد ذبیح ولد چوہدری عبد الحق صاحب شاکر سکنہ نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ طالب علم مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ وظیفہ -/۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ مقبول احمد ذبیح متعلم مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ عبد الحق شاکر والد موصی مذکور

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۵۰۵۔ میں خدا بخش ولد میاں غلام قادر صاحب جنجوعہ ساکن نیا محلہ راولپنڈی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمدنی جو غیر معین صورت پر ہے۔ مبلغ -/۳۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خدا بخش ولد میاں غلام قادر۔ راولپنڈی

گواہ شد:۔ نصیر احمد بھٹی ولد قاضی بشیر احمد بھٹی محصل حلقہ نمبر ۲ راولپنڈی شہر۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۷۳۵۔ میں صادقہ بیگم زوجہ عبد الغفور صاحب لدھیانوی ساکن حال کمالیہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور چاہ تکیہ والا پر ۹ ۱/۲ مرلہ زمین بابو علی حسین صاحب نے مجھے مکان بنانے کے لئے دی تھی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کیونکہ یقین کامل ہے کہ ہم جلد یا بدیر وہاں واپس جائیں گے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ نیز بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ صادقہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ علی حسین ریٹائرڈ ہیڈ ورکس ہیڈ مین باب الانوار قادیان گورداسپور

گواہ شد:۔ عبد الغفور لدھیانوی کمالیہ ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۲۷۴۵۔ میں ملک مولا بخش ولد ملک اللہ دتہ صاحب سکنہ دو المیال خاص ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ غیر منقولہ جائداد چار کنال زمین رقبہ میرا قیمت جس کی -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ ۳ کنال رقبہ بارانی اگال دھیر قیمتی -/۴۵۰ روپیہ ۴ کنال زمین بارانی رقبہ گھنہ جس کی قیمت -/۳۵۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ۱۹/۸ گورنمنٹ کی طرف سے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ اور میں منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات میں کپڑے کی دوکان کرتا ہوں۔ مکان رہائشی پختہ کوٹھڑی برآمدہ باورچی خانہ وغیرہ قیمتی -/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ میرا گذارہ پنشن مذکورہ اور آمد بذریعہ تجارت پر ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مذکورہ آمد اور جائیداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور بعد از ان میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ ملک مولا بخش بقلم خود

گواہ شد:۔ جمعدار عبد اللہ خان پنشنر سکنہ دو المیال ضلع جہلم

گواہ شد:۔ عبد اللہ خان امیر جماعت احمدیہ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۹۴۴۔ میں محمد شریف ولد محمد شاہ صاحب ساکن سوداگر پورہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد چھ کنال بارانی موضع مذکور میں بلا شراکت غیرے ہے جس کی قیمت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ سالانہ آمدنی پر ہے۔ جو غیر معین ہے۔ اندازاً -/۴۰۰ روپیہ ہوگی۔ اراضی اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد شریف ولد محمد شاہ بقلم خود

گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

تصحیح!

الفضل نمبر ۵۶ مورخہ ۳/۵ میں موصی نمبر ۱۲۰۱۹ کے گواہوں کے نام غلط شائع ہوئے ہیں۔ اصل میں چوہدری کرم الٰہی پریذیڈنٹ اور محمد شفیع ولد فضل دین ہے۔ تصحیح فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت

جماعت احمدیہ ملتان کو ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو مسجد کی امامت اور خدمت کے علاوہ دیگر جماعت کے تنظیمی امور سرانجام دے سکے۔ نیز اخبار الفضل کی ایجنسی بھی مل جائے گی۔ جماعت کی طرف سے تنخواہ اس کے علاوہ ہوگی۔ اندازاً ساٹھ ستر روپیہ کے درمیان آمدنی متوقع ہے۔ خواہشمند اصحاب پریذیڈنٹ مقامی کی تصدیق اور اپنے کوائف کے ہمراہ ذیل کے پتہ پر درخواست کریں۔

(چوہدری محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان۔ محلہ کاٹھ گیٹ لوہاں شہر ملتان۔

المعلن:۔ عبد اللطیف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ملتان۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز ریاض الحسن گیارہ دن سے بعارضہ ٹائیفائیڈ و سرسام بیمار ہے۔ تکلیف مالایطاق ہے مخلصین احباب سے پُر زور درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار رفیع شاہ قیام پور درگاں ضلع گوجرانوالہ

ناظرین اخبار الفضل سے ایک اہم گذارش

الفضل کی اشاعت کے سلسلہ میں یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ اس کی اشاعت کے لئے ہر بڑے شہر میں اسکی ایجنسی ہونی چاہیئے۔ لیکن دوسری طرف اس امر میں کچھ دشواریاں حائل ہیں۔ اور وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) مناسب ایجنٹ حضرات کا نہ ملنا۔

(۲) ایجنٹ حضرات کو ناظرین کا مناسب تعاون حاصل نہ ہونا

لہذا مختصراً عرض ہے کہ آپ حسب ذیل طریق سے اخبار کی صحیح مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) اپنے شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنے میں دفتر کی مدد فرماویں۔

(۲) قائم شدہ ایجنسیوں میں ایجنٹ حضرات کو وقت پر بلوں کی رقم ادا کرکے پرچہ کو بند کرانے سے محفوظ رکھیں۔

(۳) اپنے ذاتی رسوخ سے ایجنٹ کو نئے خریداروں کے حاصل کرنے میں مدد فرمادیں۔

(۴) دراصل ایجنٹ کی مدد کرکے آپ خود اخبار کی مدد فرمارہے ہیں۔ اور اس طرح اسکی اشاعت میں یقیناً ترقی ہوگی۔ اور یہی آپ کی صحیح مدد کا ثمرہ ہوگا

ہم توقع رکھتے ہیں کہ امراء جماعت احمدیہ ہماری امداد فرمادیں گے۔

(مینیجر الفضل لاہور)

بقیہ صفحہ ۵

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض

حقیقی فتح کے دروازے ایک لمبے عرصہ تک ان پر بند کئے گئے۔ یہ واقعہ اپنے اندر ایک سبق رکھتا ہے۔ آج ہمارا امام ہمیں بار بار تبلیغ کے لئے بلا رہا ہے وہ ہمیں جھنجھوڑ کر عالم مدہوشی سے بیدار کرتا ہے۔ مگر ہم پھر سو جاتے ہیں۔ کاش ہم اپنے امام کی آواز پر حقیقی معنوں میں لبیک کہہ سکیں۔ کاش ہم اپنے امام کے احکام پر عمل کر کے اس کا ساتھ دے سکیں۔ تا خدا تعالیٰ کے وعدوں کے دن جلد آئیں اور تا خدا تعالیٰ کا جلال دنیا پر جلد ظاہر ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں

”تم میرے پاس آتے ہو اور تم احمدیت میں شامل ہو جاتے ہو۔ اسکے بعد تمہارے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ تم احمدیت کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تم اسکی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ منافقت نہ کرو۔ یا تم پورے احمدی بن جاؤ یا احمدیت سے الگ ہو جاؤ۔ مگر تمہاری حالت یہ ہے۔ کہ تم آپ میرے پاس آتے اور احمدیت کو قبول کرتے ہو تم پر کوئی جبر نہیں ہوتا۔ تم سے کوئی زبردستی نہیں کی جاتی۔ تم اپنی رضا و رغبت سے مجھے اپنا استاد تسلیم کرتے ہو۔ مگر جب کوئی کام تمہارے سپرد کیا جاتا ہے تو تم بہانے بنانے لگ جاتے ہو۔ اس دعویٰ اور فریب کا کیا فائدہ۔ کیا تم خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہو اور سمجھتے ہو۔ کہ اسے تمہارے اعمال کا علم نہیں۔ تمہاری فطرت اور تمہارا دماغ کہتا ہے۔ کہ احمدیت کے بغیر تمہاری نجات نہیں مگر تم چاہتے ہو۔ کہ تمہیں نجات بھی مل جائے اور تم دل سے غیر احمدی بھی بنے رہو۔“

(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۸ء)

یہ کتنے دل ہلا دینے والے الفاظ ہیں۔ اور ان میں ہمارے لئے کتنا انذار پوشیدہ ہے۔ ہمارا امام ہم سے قربانی ایثار اور تبلیغ چاہتا ہے۔ اس کی یہی خواہش ہے۔ کہ ہم اسلام کی فوج کے سپاہی بننے کے بعد اس فرض کو ادا کریں۔ جو ہمارے ذمہ لگایا گیا۔ تا ہم آسمان پر بھی اس فوج میں لکھے جائیں۔ ہم زمین والوں کو دھوکا دے سکتے ہیں۔ لیکن اس خدا کو نہیں۔ جو ہمارے دلوں کو جاننے والا ہے۔

پس اے میرے بھائیو! آؤ۔ کہ ہم اس جھنڈے کو بلند کریں جس کے بلند رکھنے کا ہم نے عزم کیا ہے آؤ۔ کہ ہم اس عہد کو نبھائیں۔ جو ہم نے زمانہ کے نبی کے ساتھ کیا۔ آؤ ہم اس مقصد کے حصول کے لئے اپنا عزیز وقت قربان کریں۔ جو آج دنیا میں بہترین مقصد ہے۔ آؤ ہم بھولی بھٹکی ہوئی دنیا کو راہ راست پر لائیں آؤ کہ ہم اپنی محبت بھری باتوں سے دلوں کو اپنی طرف پھیر لیں۔ آؤ ہم اپنی شب و روز کی تگ و دو سے خدا کے بھٹکے ہوئے انسانوں کو خدا سے ملا دیں۔ آؤ کہ ہم یہ سب کچھ کریں۔ تا ہمارا خدا ہم پر راضی ہو۔ تا ہم خدا تعالیٰ کے دفتر میں نجات یافتہ قرار پائیں۔ تا ہم جب اپنے رب کے سامنے جائیں۔ تو ہم شرمندہ نہ ہوں۔ تا جب ہم اپنے رب کی طرف پرواز کریں۔ تو ہم خدا پر راضی ہوں اور وہ ہم پر۔ اور یہ تبھی ہوگا۔ جب ہم دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے جھنڈے کو بلند کر دیں گے اگر ہم اپنی ساری کوشش اور ہمت خلق خدا کی اصلاح میں صرف کر دیں تو خالی زہد و تعبد کس کام کا۔ نصرت دین وہ عبادت ہے جس کے مقابل آج بہت سی عبادتیں ہیچ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اے عزیزان مدد دین متین آں کارے ست
کہ بصد زہد میسر نہ شود انسان را

آج ہمارے تبلیغی نظام کی مدارج ہے کیونکہ یہی وہ آخری نظام ہے۔ جو اسلام کو بلند کرے گا۔ آج مخالف سے مخالف ہماری کوششوں کو سراہتا ہے۔ آج ہم نے تبلیغ اسلام کا وہ کام کیا ہے۔ جو بادشاہوں سے نہ ہو سکا۔ آج دنیا ہماری مخالفت کے باوجود ہمارے کام کی تعریف کرتی ہے مگر ؎

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

حکومت اور لیگ کے تعاون سے پنجاب کے مسائل توقع سے پہلے ہی حل ہو جائیں گے

لاہور سول مسلم لیگ کی کانفرنس میں میاں ممتاز دولتانہ کی تقریر

لاہور ۱۴ مئی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے کہا ہے کہ مسلم لیگ اور حکومت کے درمیان موجودہ تعاون قائم رہا تو صوبہ جن مسائل سے دوچار ہے وہ عوام کی توقع سے پہلے ہی حل ہو جائیں گے۔ لاہور کے سماجی تعلیمی۔ بحالی اور دیگر امور پر غور و خوض کرنے کے لئے کل یہاں مسلم لیگ کے کارکنوں کا ایک مذاکراتی اجتماع ہوا جس میں میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے استقبالیہ ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہ وزارت مسلم لیگ کے تابع ہے آپ نے مسلم لیگ کے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ عوام سے رابطہ قائم کریں اور ان کے مسائل کو سمجھیں اور اس سلسلہ میں تجاویز کو بروئے کار لانے کے لئے حکومت کے سامنے پیش کریں۔

آپ نے لاہور مسلم لیگ کے ارکان سے کہا کہ وہ لاہور کے عوام کے مسائل اور مشکلات کے بارے میں پنج سالہ پروگرام مرتب کریں۔ حکومت مناسب غور و خوض اور کمی بیشی کے بعد اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر عوام سیاسی طور پر بیدار ہوں اور انہیں وزارت کی ذمہ داریوں اور فرائض کا احساس ہو تو وہ کبھی ان کو بھولنے نہیں دیں گے۔

میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے لاہور میں مسلم لیگ کے احیاء پر زور دیا۔ اور کہا کہ لاہور کی اہمیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ رائے عامہ اور سیاسی رجحانات کے جانچنے کا بیرومیٹر ہے

پنجاب کے وزیر اعظم نے عوام کو یاد دلایا کہ صوبہ میں بعض برطرف شدہ ملازمین اور شکست خوردہ لوگ ہیں جو سیاسی اور ذاتی اغراض کے تحت قائد اعظم اور ڈاکٹر اقبال کے ناموں کو استعمال کر رہے ہیں ایسے لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا کہ ان بالا ہستیوں کے ناموں کو اس طرح نجی مقاصد کے لئے استعمال ہونے نہیں دیا جائیگا۔

مولانا حسرت موہانی کی وفات

لکھنؤ ۱۴ مئی۔ کل سہ پہر برعظیم ہند و پاکستان کی تحریک آزادی کے نامور لیڈر اور اردو شاعری کے محسن مولانا حسرت موہانی ۷۵ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ وہ گذشتہ کچھ عرصہ سے علیل تھے بالآخر یہ علالت جان لیوا ثابت ہوئی۔ مولانا حسرت موہانی یو۔پی اسمبلی اور ہندوستان پارلیمنٹ کے رکن تھے۔

سائیگون ۱۴ مئی۔ آج پولیس نے شہر کے مختلف حصوں سے ۱۲۷ چینیوں کو حراست میں لے لیا۔ یہ گرفتاریاں ان کی اس جھڑپ کے بعد کی گئیں جو پولیس اور ویٹ نامی [illegible] میں ہوئی

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی مراجعت

کراچی ۱۴ مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج صبح لیک سکسیس سے واپس کراچی پہنچ گئے۔ وزارت امور کشمیر کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر آفتاب احمد خاں آپ کی معیت میں تھے۔ ہوائی اڈہ کے دیگر ملکوں کے سفیروں۔ افسران اور آپ کے اعزہ و اقارب نے آپ کا استقبال کیا آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ آپ جلد ہی ایک پریس کانفرنس طلب کریں گے

چین کے خلاف پابندیوں کے متعلق جب آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے بتایا کہ ہم دیکھیں گے کہ اقوام متحدہ میں اس بحث سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں نے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات پر امریکی مشورہ کے متعلق امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر میگھی سے کوئی بات چیت نہیں کی۔

ہندوستان میں ریلوں کی ہڑتال کا خطرہ

نئی دہلی ۱۴ مئی۔ کل ہند ریلوے مینز فیڈریشن کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اگر گرانی الاؤنس میں اضافہ اور معاملت کے لئے کسی غیر جانبدار ادارے کے متعلق مزدوروں کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو ریلوے کی عام ہڑتال ناگزیر ہو جائے گی۔ ترجمان نے مزید کہا کہ ریلوے کو اس سال جو فاضل آمدنی ہوئی ہے اس سے وہ ملازمین کے مطالبات کو باآسانی پورا کر سکتی ہے ہڑتال کے متعلق بیلٹ کے ذریعہ تمام ملازمین کی رائے حاصل کی جا رہی ہے۔ خیال ہے کہ رائے شماری مکمل ہو جانے پر جولائی کے وسط سے ہڑتال شروع ہو جائے گی

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ اہلیہ مرزا قدرت اللہ صاحب مرحوم عرصہ چار ماہ سے سخت بیمار ہیں اور حالت نہایت تشویشناک ہے۔ اس لئے تمام صحابہ کرام اور دیگر بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ وہ میری والدہ کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ مظفر احمد وتن بابا نولا [illegible]

قتلِ مرتد عقل کی روشنی میں

(بقیہ صفحہ ۴)

اتفاق مانئے۔ کہ یہ خطرہ آپ کے لئے بھی برابر کا موجود ہے۔ جو ابنا گذارش ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷۲ فرقوں کے ساتھ ایک ناجی فرقہ کی بشارت بھی دی ہے۔ اس ناجی فرقہ کی ایک واضح علامت آپ کے الفاظ سے یہ اشارۃً معلوم کی جا سکتی ہے۔ کہ بہتر فرقوں کے مقابل پر ایک فرقہ کا تن تنہا ہونا اور بہتر فرقوں سے علیحدہ اور ممتاز نظر آنا اس کے مسلمان اور ناجی ہونے کا ثبوت دیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو مدنظر رکھ کر ہر آنکھ خود ہی فیصلہ کر سکتی ہے کہ آج وہ کونسا فرقہ ہے۔ جس کے خلاف مسلمانوں کے بہتر فرقے متحد اور متفق ہو چکے ہیں۔ اور جنہیں اس اتفاق اور اتحاد کو اپنے مسلمان ہونے اور مقابل کے فرقے کے مرتد ہونے کی دلیل ٹھہرا رہے ہیں۔ پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فیصلہ پر بھی ایمان رکھیں۔ کہ ۷۳ میں سے صرف ایک مسلمان فرقہ ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنے علماء کے اس دعوے کی بھی تصدیق کرتے چلے جائیں۔ کہ مسلمانوں کے ۷۲ بہتر فرقے مسلمان اور ناجی ہیں۔ اور رسول اللہ کی امت میں شامل ہیں مگر مرزائیوں کا ایک فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی وجہ سے قتل کا سزاوار ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ "علماء" عوام کو زیادہ دیر تک دھوکہ میں نہیں رکھ سکتے۔ اور ہمیں نظر آ رہا ہے کہ وہ دن قریب ہیں۔ کہ جب حق واضح ہو کر رہے گا۔ اور "جوش خطابت" میں حق کی تغلیط کرنے والوں کو عوام کے سامنے حساب دینا پڑے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے یہ وصیت فرمائی تھی کہ

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگہدار
کاخر کنند دعوئے حبِ پیمبرم

اور ہم اسی وصیت کی تعمیل میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں قدم قدم پر گذارش کرتے ہیں کہ آپ علم و بصیرت کی روشنی میں غور فرمائیں۔ کہ یہ عقیدہ خود آپ کے لئے کس قدر خوفناک ہے۔ خدارا اپنی فکر کریں۔ آپ کو ہماری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جس زندہ اور قادر و توانا خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کا ایک اشارہ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت کو نابود کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ ہمارے مقابلہ میں اپنی طاقت و دولت اور علم کا گھمنڈ کرنے والوں کے سارے سامان اور سارے حیلے بے کار ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور اس کے لٹکائے ہوئے پردے کی طرف بدنیتی سے اٹھنے والی ہر انگلی شل کر دی جاتی ہے۔ پس آپ ہمیں کیا ڈرا دیں گے۔ ہماری طرف سے اپنی جماعت کے الفاظ میں صرف یہ جواب سمجھ میں آتا ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل (آل عمران رکوع ۱۸) ہمارا خدا ہمارے لئے کافی ہے۔ اور ہم اس کی بہترین کارسازی پر ایمان رکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ وہ اس کی سنت کے مطابق اس آسمانی سلسلہ کے لئے ابتلاؤں سے گذر رہے آچکے ہیں۔ تو وہ اپنے فضل سے اپنے ان کمزور بندوں کو عدو اللہ سازشوں سے محفوظ رکھے۔ اور اگر اس کی مشیت یہی ہے۔ تو ہمیں اس بات کی توفیق بخشے کہ ہم آنے والے معرکہ حق و باطل میں اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دینے سے دریغ نہ کریں۔ اور احمدیت کی تاریخ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند رکھنے والے کامیاب سپاہی ثابت ہوں۔ آمین یا رب العالمین۔

اعلان تعلیم القرآن کلاس زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حسب دستور سابق اس سال بھی زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ماہ رمضان میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ انشاء اللہ تمام لجنات اپنے ہاں طالبات کو اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ چونکہ اس دفعہ اعلان دیر سے شائع ہو رہا ہے اس لئے بہنیں جتنی جلدی ہو سکے۔ اپنے نام بھیجنے کی کوشش کریں۔ نیز شامل ہونے والی بہن کی تعلیمی حالت سے بھی ساتھ ہی اطلاع دیں۔

کتابوں کے انتخاب کا اعلان اگلے ہفتہ تک شائع کر دیا جائے گا طالبات کے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام ہو گا۔

(صفیہ ثاقب سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو خطاب کیا کریں۔